Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

قرار واحد فقط

از_عفیرہ شاہ

قسط نمبر_ 3-2

آئلہ کی آنکھ کھلی تو روم میں باہر سے آنے والی روشنی کا احساس ہوا تھا وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی اور رات کا سارا واقعہ آنکھوں میں گھوم گیا تھا مگر روم میں وہ شخص تھا ہی نہیں اور نہ ہی رات کے آخری پہر میں آئلہ نے اس کو دیکھا تھا۔ بس نام سے اندازہ ہو گیا تھا وہ ہی داوود ابراہیم تھا جس نے اغواہ کروایں mm تھا اور نکاح کر کے پھر اپنے سارے حق بھی وصول کر گیا تھا آئلہ کو اس لمحہ اپنے وجود سے بھی گھن آنے لگی تھی اس نے زور زور سے چیخ کر رونا اور ساتھ ہی اپنے وجود کو نوچنا شروع کر دیا تھا۔ اماں جی جو اس کے لیے ناشتہ لے کر آئی تھی اس کو یہ سب کرتا دیکھ کر اس کی طرف لپکی اور اس کو اپنی بازوں میں لے کر چپ کروانے لگ گئی تھی۔

ان لوگوں نے سب ختم کر دیا۔۔۔۔تب ہی وہ بولی تھی

سب ختم ہو گیا۔۔۔۔ میری ماما مجھے سے بہت پیار کرتی تھی۔۔۔ان لوگوں نے مجھے ان سے بھی دور کر دیا۔۔۔ اب میں نجانے کب ان سے ملوگی۔۔۔ اگر میں انہیں کبھی نہ ملی تو وہ مجھے ڈھونڈے کی بھی؟۔۔۔۔وہ سسکتی ہوئی ایک ہی ٹرائس میں بولے گئ تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آئلہ میری بچی ایسی باتیں نہیں کرتے۔۔۔میری بات کا یقین رکھو تمھاری ماما اب بھی تم سے بہت پیار کرتی ہے۔۔۔اور اپنے خدا پر یقین رکھو وہ تمہیں جلد ان سے ملوائے گا۔۔اماں جی نے نرمی سے اس کی پشت سہلاتے ہوئے کہا تھا۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا سب ختم ہو گیا۔۔۔وہ صدمہ کی حالت میں بولے جا رہی تھی جبکہ اس کی ہارٹ بیٹ مسلسل تیز ہوتی جا رہی تھی اور سانس بھی اکھڑنے لگا تھا۔چہرہ پیلا زدہ ہو رہا تھا اور وہ روتے ہوئے ہی اماں جی کے بازوں میں جھول گئی تھی۔

♤ ________♤

ما۔۔۔ما۔۔۔ماما کہاں ہے آپ۔۔۔۔؟وہ ہوش میں آتی بڑبڑائی نور یہ دیکھ کر آئلہ کی طرف بڑھی پاس پڑا ہوا جوس کا گلاس اٹھا کر آئلہ کو پلانے لگی تھی

آئلہ نے گلاس پیچھے کیا تھا۔۔۔بیگم صاحبہ اب آپ کو یہ تو پینا ہو گا۔۔۔۔۔تو وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی آئلہ نے اس کی طرف دیکھ تھا جو اس کو بیگم صاحبہ بھی بولا رہی تھی اور بہت پیار اسے بھی پیش آ رہی تھی۔

اب آپ کو اپنے ساتھ ساتھ باجوا خاندان کے وارث کا بھی خیال رکھنا ہے اس لیے جلدی جلدی ختم کریں۔۔۔وہ اپنی خوش طبیعت کے برعکس بولی تھی۔

کیا مطلب۔۔۔۔؟؟آئلہ نے اس طرف دیکھ تھا ابھی بھی اس کی بات نہیں سمجھ میں آئی تھی

بیگم صاحبہ آپ ماں بنانے والی ہے۔۔۔۔۔آئلہ نا سمجھی کے عالم میں اس کو دیکھ رہی تھی۔

ہاں۔۔۔جب کے نور ایسے خوش ہو رہی تھی جیسے برسوں سے اس نیوز کا انتظار کر رہی ہوں

Posted On Kitab Nagri

آئلہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔اپنے اندر کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا اور آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھی وہ نظریں اٹھائیں چھت کو گھورنے لگی تھی

بیگم صاحبہ آپ کی پیکنگ کرنی ہے آپ بتادے کون کون سی چیزے رکھو۔۔۔نور مسلسل بول رہی تھی آج مگر آئلہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب نور کی پیکنگ والی بات پر چونکی تھی اور نظریں گھوما کر اس کو دیکھا تھا۔

ہاں دار جی آپ کو حویلی لیے جانے کا بول کر گیا ہے۔۔۔۔۔وہ اس کی نظریں اپنے اوپر دیکھ کر بولی تھی۔

ہوں!!!!۔۔۔۔آئلہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا وہ کیا کریں اور کیا بولے اور کون دار جی اب؟

انھوں نے کہا ہیں جتنی جلد ہو پیکنگ کریں اور روانا ہونا ہے وہ اس کو تفصیل سے آگاہ کرتی وارڈروب سے اس کی چیزیں نکلنے لگی تھی۔

♤۔۔۔۔۔۔۔۔۔♤

داؤد جو رات کے تین بجے اٹھا تو وہ اس کو اپنے پہلو میں گہری نیند میں سوئی ملی۔وہ واپس اپنے کمرہ میں جانے کے لیے اٹھ رہا تھا کہ دل میں آئلہ داوود ابراہیم کو ایک دفعہ پھر چھونے کی خواہش جاگی گئی تھی تو وہ اپنے آپ پر قابو نہ پاتے ہوئے اس کے گلابی ہونٹوں کو فوکس میں رکھتے ہوئے اس پر جھکا تھا وہ گہری نیند میں تھی تب ہی اس کے چھونے پر ہلکی سی کسمائی مگر جاگی نہیں۔۔۔۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا وہ کئی دنوں کی جاگی آج پر سکون ہو کر اس کی اغواش میں سوئی تھی۔وہ کچھ دیر کھڑا اس کو یونہی دیکھتا رہا پھر روم سے باہر نکل کر روم لاک کر کے اپنے روم طرف بڑھ گیا تھا۔روم میں آکر شاور لے کر وہ فریش ہوا پھر صوفہ پر بیٹھ کر اس نے سگریٹ جلائی تو تب ہی اس کا فون بجا اس نے اٹھ کر بیڈ سے فون اٹھایا تو داؤد کی کال دیکھ کر واپس آکر بیٹھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کال پھر سے آنے لگ گی تو داود ابراہیم نے کال اوکے کی تھی۔

کیسی گزاری رات پھر میرے یار کی۔۔۔۔۔۔؟داوود کی خوشگوار آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔

داوود ابراہیم کی آنکھوں کے سامنے لمحہ بھر کے لیے اس پری پیکر کا چہرہ آن ٹھہرا تھا۔

کیوں رات میں ایسی کیا خاص بات تھی۔۔۔۔۔ مگر جب وہ بول تو صرف یہ ہی بول سکا تھا۔

خیر داؤد ابراہیم تم نے ماننا تو ہے نہیں مگر میں جانتا ہوں تمہاری رات بہت خوشگوار گزاری ہے۔۔۔۔داوود نے زور دیر قہقہ لگتے ہوئے کہا تھا قہقہ کی آواز داؤد ابراہیم کو موبائل سے صاف سنائی دی تھی۔ مگر وہ خاموش رہا۔

تمہاری تر و تیز آواز ہی مجھے رات کی کہانی سنا رہی ہے وہ ہنستے ہوئے پھر بولا تھا۔

ہ رئیلی۔۔۔؟اس نے استفہامیہ ابرو اچکائے۔۔۔۔ گویا چپ کروانا چاہا ہو۔

میں نے تمہیں یہ بتانے کے لیے کال کی تھی کہ میں تیزنل میڈم اور Yua کے ساتھ باقی سب کی پیمنٹ کلئیر کر دی ہے ہمارا کام ہو گیا ہے ہمیں مزید ان کی ضرورت اب نہیں پڑنی تھی۔داؤد نے اس کا موڈ دیکھ کر بات ختم کرنی چاہی۔

اوکے۔۔۔ گویا ایک الفاظ میں جواب آیا تھا۔

داؤد ابراہیم تمہاری اجیپٹ (Egypt) کی ٹیکٹ میں نے کنسل کروا دی۔اس کو خاموش دیکھ کر اس کی زبان میں شاید پھر کھجلی ہوئی تھی

کیوں میری ٹیکٹ کس وجہ سے کنسل کروائی ہے۔۔۔۔داؤد ابراہیم نے کڑے تیوروں کے ساتھ پوچھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس لیے داوود ابراہیم کے آپ کی نئ نئ شادی ہوئی ہے آپ ذرا اس پر دھیان دے کوئی سپیشل مومنٹ بنائے رومینٹک مووی دیکھے اور رومانٹک میوزک سننے بھابی کے ساتھ۔۔۔۔داؤد باجوہ نے آنکھوں میں شرات لیے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا۔

داؤد ابراہیم اس کی بات پر لمحہ بھر کو بھنیج گیا کیونکہ موبائل سے اس کو یہ لگا وہ اس کو صاف جتا رہا ہو بیٹا تو اپنے آپ سے تو جھوٹ بول سکتا ہے مجھ سے نہیں۔

داود باجوہ کی باتوں سے اس کے اندر ایک بیٹ مس ہوئی مگر داؤد ابراہیم اپنے اندر کی کیفیات کو سمجھنے کے لیے ابھی تیار نہیں تھا۔دوسرے طرف داود نے اس کو یوں چپ پا کر پکارا تھا۔

ہوں۔۔۔۔۔کہا کر پھر خاموش ہو گیا تھا۔

اچھا لگتا ہے کافی بزی ہو میں پھر کال کرواگا داؤد باجوا شرات بھرے لہجے میں خدا حافظ کہتا فون بند کر گیا تھا۔

آئلہ کے پاس جو کام والی ہے اس کو رک لو۔۔۔۔داؤد ابراہیم نے واپس داود کو کال کی تھی۔

مگر ہم کس طرح روک سکتے ہیں وہ تو ان کے ساتھ ہی واپس جائے گی۔تیزنل کبھی ان کو یہاں نہیں چھوڑا کر جائے گی۔داؤد باجوا نے سنجید گی سے اس دفعہ اس کی باتوں کا جواب دیا تھا۔

تیزنل بہت لالچی عورت ہے داؤد اس سے منہ مانگی رقم دے کر خرید الو۔اس نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے پر سکون لہجہ میں کہا۔

مگر یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔داود باجوہ نے کسی گہری سوچ میں ڈوبتے ہوئے کہا تھا

Posted On Kitab Nagri

یہ اب تم دیکھ لو اگر تم یہ کام نہیں کر سکتے تو بتادو میں خود کر لو گا داوود ابراہیم کے لیے کبھی کچھ نہ ممکن نہیں رہا وہ طیش میں بولتا فون بند کر گیا تھا۔

♤__________♤

ہیلو!!!!دار جی نے غصہ کو ضبط کرتے ہوئے بولے تھے۔۔۔۔دار جی آپ نے خرایت اس وقت فون کیا داؤد باجوہ نے موبائل کان سے لگائے گویا دریافت کیا تھا کیونکہ وہ تھوڑی دیر پہلے ہی ان سے مل کر اپنے کمرہ میں فرش ہونے آیا تھا۔

شیر کچھ دیر کے لیے سویا کیا تم لوگوں نے جنگل کا نقشہ ہی بدل ڈال۔دار جی دبی دبی آواز میں غرائے تھے۔

دار جی میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔۔۔داؤد باجوہ کو دار جی کا ایک دم سرد مہر لہجہ تھوڑا اٹکا تھا۔

برخوردار سمجھنے کو میں نے کون سا چینی بھاشا بولی ہے۔۔۔۔دار جی سرسری لہجہ میں گویا ہوئے تھے۔

جی۔۔۔!!داود باجوہ نے موبائل کان سے ہٹا کر نہ سمجھی میں گھورا تھا۔

کدھر ہو؟۔۔۔انھوں نے پوچھا تھا

میں تو اپنے کمرہ میں دار جی۔۔۔داود باجوہ نے کمرے میں سرسری نگاہ گھومتے ہوئے کہا تھا۔دوسری طرف سے وہ فون بند کر گئے تھے۔

♤_______♤

ڈرائیور نے گاڑی باجوہ ہاوس کے راستے پر ڈال دی تھی

Posted On Kitab Nagri

دار جی کے ہمراہ وہ باجوہ ہاوس میں داخل ہوئی تھی باجوہ ہاوس میں یہ ڈنر کا وقت تھا تب ہی سب ڈائننگ ہال میں اکٹھے تھے دار جی کو دیکھ کر ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے جبکہ داود باجوہ کو ایک سیکنڈ کے لیے لگا تھا جیسے کوئی ملک لموت دیکھ لیا ہو۔

باجوہ ہاوس میں پانچ فیملیز آباد تھی۔ رحمان باجوہ (دار جی) اور خایجہ رحمان باجوہ کی پانچ اولادیں تھیں۔۔۔۔ سب سے بڑے بیٹا آصف باجوہ تھا ان کی شادی رحمان باجوہ نے اپنے دوست کے بیٹی حیبن سے کی تھی ان دونوں کے تین بچے تھے ہادی، ارم اور زوہب تھے ہادی شادی اور ارم کا نکاح ہو چکا تھا جبکہ ہادی کے بچے نہیں تھے ان سے چھوٹی بیٹی عائشہ باجوہ تھی جن کی ایک بیٹی مہرونسا اور بیٹا حیدر تھا۔ تیسرے بیٹے آفاق باجوہ ان کی شادی خالہ زدہ امہ نور سے ہوئی تھی۔ ان کے بھی دو بچے تھے داود باجوہ اور میکائیل باجوہ داود باجوہ کی شادی اپنی پسند گی سے مہرونسا سے ہونے والی تھی۔ جبکہ میکائل باجوہ ابھی پڑھتا تھا ان سے چھوٹے نیم باجوہ تھے جن کی شادی دور کے رشتے داروں میں لائبہ سے ہوئی تھی ان کے بھی تین بچے حیا نور باجوہ، علی باجوہ اور ارتج باجوہ تھے رحمان باجوہ کا سب سے چھوٹا بیٹا سکندر باجوہ تھا اس نے اپنی پسند کی شادی کی تھی ماہین سے ان کی ایک بیٹی تھی جو سال بھر کی تھی تو سکندر باجوہ انتقال کر گئے تھے جب کہ ماہین کو باجوہ ہاوس کا ماحول پسند نہیں تھا وہ گھر چھوڑ کر بیٹی کو اٹھارہ سال پہلی ہی لے کر بہت دور جا چکی تھی۔

اس طرح چار فیملیز رحمان باجوہ کی تھی اور ایک ان کے چھوٹے بھائی کی۔ آفتاب احمد باجوہ کے دو بچے تھے ابراہیم آفتاب اور بیٹی نمرہ آفتاب۔ ابراہیم آفتاب کی شادی پھوپھو زاد شاہین سے ہوئی تھی جن سے ایک بیٹا داود

Posted On Kitab Nagri

ابراہیم تھا مگر شاہین کسی اور کو پسند کرتی تھی جب بیٹا پانچ سال کا ہوا تو ان کی محبت واپس زندہ ہو گی اور وہ ابراہیم آفتاب کو اور بیٹے کو اکیلا چھوڑ کر چلی گئیں جب کہ نمرہ کی شادی ہوئی دو بچے تھے مگر وہ بھی جلد بیوہ ہو کر باپ کی چوکھٹ پر آ گئیں آفتاب اور ان کی بیگم یہ دکھ برداشت نہ کر سکے اور جلد ہی جہان فانی سے کوچ کر گئیں جس کی وجہ سے رحمان باجوہ نمرہ کو اپنے پاس باجوہ ہاوس میں ہی رکھ لیا جب کہ ابراہیم بیوی کے چھوڑ کر جانے کی وجہ سے باہر دوسرے ملک میں آباد ہو گئے اور اپنے آپ پر واپسی کے تمام راستے بند کر دیے۔

سلور ہلکی سی کڑھائی والی کپری کے ساتھ نیلا رنگ کی شرٹ اور عنابی لائٹ رنگ کے کنٹراسٹ دوپٹہ کو سر پر اچھی طرح ڈالے اور کندھوں کو سکن کلر کی شال لیے نہایت حسین لگا رہی تھی جبکہ آنکھوں کے نیچے ہلکے چہرے پر چھائی سوگ وارئی اس کے حسن کو مزید دلکش بنا رہی تھی۔

دار جی کے ساتھ آنے والی ہستی کو دیکھ کر سب خاموش سوالیاں نظروں سے کبھی انہیں تو کبھی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ یہ خاموش کا تسلسل دار جی کی بھری آواز نے توڑا تھا۔

یہ ہمارے گھر کی بہو آئلہ داود باجوہ ہے۔۔ دار جی نے نظریں داود باجوہ پر گھاڑتے ہوئے سیدھی بات کہی تھی۔

آئلہ داود باجوہ کے نام پر آئلہ نے بھی نظریں اٹھ کر ان کی جانب دیکھا تھا وہ کیا کہا رہے ہے بٹ لبوں سے کوئی الفاظ ادا نہیں ہو سکا تھا۔

ماحول میں چاروں طرف ایک سناٹا سا پھیلا گیا تھا۔ جس گھر میں کچھ دیر پہلے ایک دوسرے کے ساتھ نوک جھوک پر قہقہے گونج رہے تھے وہاں اس ہی لمحے سوگ کا عالم لگ تھا جبکہ مہرو کے وجود کو اپنا اندر سب ٹوٹا محسوس ہوا گویا ایسا لگ جیسے وقت نے کوئی نئی داستان لکھنی ہو اور کوئی ایک برا لمحہ للا محدو لمحوں کا حسن اپنے ساتھ سمیٹ کر لے گیا ہوں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عائشہ باجوہ چپ چاپ صوفہ پر بیٹھتی گیں تھیں جبکہ آفاق باجوہ خود خاموش تماشائی بنے اپنے ہاتھ پر ہاتھ گرائے بیٹھے تھے۔ باقی سب ابھی ایسے ہی لگتا تھا اس خبر سے سنبھال ہی نہیں تھے۔

نہیں!!!۔۔۔۔میں نہیں جانتا انہیں۔۔۔۔میں کبھی دیکھا بھی نہیں ان کو آدھا سچ آدھا جھوٹ بولتے۔۔۔۔داود باجوہ نے بمشکل الفاظ ادا کئے تھے۔ آئلہ نے پہلی دفعہ اس کو دیکھا تھا دونوں کی نظریں ملی تھی مگر وہ جلد ہی نگاہ پھیر گئی تھی۔

خاموش۔۔۔۔دار جی نے ہاتھ اٹھ کر اس کو خاموش کروا دیا تھا جو وضاحت دینے لگا تھا کچھ سمجھنا چاہ رہا تھا۔

میری بات تو سن پلیز دار جی ایک دفعہ۔۔۔۔اس نے گویا تھوڑی دیر بعد دوبار بات کا آغاز کیا تھا

میں سچ میں ان کو نہیں جانتا میرا ان سے سچ میں ایسا کوئی رشتہ نہیں۔۔۔۔داود باجوہ نے آفاق باجوہ کی بے تاثر چہرے کو دیکھتے ہوئے دار جی کے سرد چہرہ پر نگاہ کرکے وضاحت دی تھی۔

پھر کیسا رشتہ ہے اس سے تمہارا۔۔۔۔آواز اب چاچی لائبہ کی طرف سے آئی تھی جو لہجہ میں سرد مہر لیے بولی۔

چاچی وہ۔۔۔وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر جب وہ پھر بولی

دار جی کیوں کسی کو گھر میں یوہی لاکر تمھاری بیوی تھوڑی بتا دے گے۔ وہ افسوس سے کہتی مہرونسا کو ساتھ لگائے بولی تھی۔

داؤد باجوہ کو لگ تھا تیر کمان سے نکل چکا ہے اس لمحے وضاحت دینا بے سود تھی تو وہ خاموش تماشائی بنا ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا۔

♤________♤

Posted On Kitab Nagri

آئلہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھی اچانک ہی آئلہ کو کمرہ میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔۔دل یکدم زور سے ڈھڑک تھا

تواس نے سر اٹھا کر دیکھا مگر اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آیا تھا۔داود ابراہیم چلتا ہوا اس کے پہلو میں اپنی ایک ٹانگ فولڈ کر کے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا تھا

اور اس کی طرف متوجہ ہو کر بول

How Are you aailaa Dawood ibraheem

داود ابراہیم نے کافی چاہتا سے پوچھا تھا وہ ہمیشہ اس کو اپنے نام سے پکارتا اس بات سے ہمیشہ ہی نجان رہ کے وہ کیوں ایسا کرتا تھا مگر وہ خاموش بیٹھی رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Are you listening me

آئلہ کو اپنے پاس بیٹھے شخص کی موجودگی کا احساس تو تھا مگر اندھیرے میں آج بھی اس کو دیکھ نہیں پا رہی تھی۔

آئلہ کے یوں خاموش رہنے پر داوود ابراہیم نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے پر رکھ کر انگلیوں کی پوروں پر اس کے آنسو چون نے لگا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

Why are you crying

آئلہ نے نظریں اٹھا کر اس شخص کو دیکھا تھا جو سب جانے کے باوجود یہ بول رہا تھا اس کا دل کیا تھا وہ چیخیں چلائیں پوچھے وہ اس کو کس گناہ کی سزا دے رہا تھا ایسا کیوں کر رہا تھا۔ وہ سوچ کر رہ گئی تھی مگر آج بھی اپنے ہونٹوں پر لگا قفل نہ کھول سکی تھی اور بھری پلکو سے اس تلاش کر رہی تھی مگر اندھیرے میں وہ آج بھی نظر نہیں آیا تھا۔ وہ خاموشی سے اس شخص کو اندھیرے میں ڈھونڈنے کے نہ چاہتے ہوئے بھی جتن کرنے لگی تھی۔ مگر اپنی چپ برقرار رکھے ہوئے تھی۔

داوود ابراہیم کو آئلہ کی خاموشی سے سخت کوفت تھی مگر بولا کچھ نہیں تھا۔ شاید وہ وقت کو اپنے ہاتھوں میں کرنے کا ہنر رکھتا تھا تبھی وہ آئلہ کے چہرے پر رکھا ہاتھ اس کے بالوں پر لے گیا تھا اور جوڑے کی شکل اختیار کیے بالو کو کیچر سے آزاد کروایں تھا کچھ بال اس کے منہ پر آگئے تو وہ ان کو کان کے پیچھے کرنے لگا تھا آئلہ رخ پھیر گئی تھی شاید وہ اندھیر میں بھی اپنا سکا چلانا جانتا تھا یہ ہی بات تو وہ سمجھنے سے یکسر نجان تھی۔

داؤد ابراہیم نے شہادت کی انگلی آئلہ کی تھوڑی پر رکھتے ہوئے واپس اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا اس کی طرف جھکا وہ اس قدر قریب تھا کہ آئلہ کو اپنے چہرے پر اس کی گرم سانسوں کا احساس ہوا تو آئلہ کا دل ذور وار سے ڈھڑکنے لگا گیا تھا۔

آئلہ اس کے پاس آتے ہی بیڈ سے تھوڑا پیچھے کو ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کی پشت بیڈ کروان سے لگا کر کافی متاثر ہوئی مگر داؤد نے اس کے بازو پر دبو ڈال کر واپس اپنی طرف کھینچا تھا آئلہ اچانک کی اس کاروئی کے لیے تیار

Posted On Kitab Nagri

نہیں تھی تو اس کا چہرہ داود کے چہرے سے ٹکرایا تو آئلہ کو اپنا سانس لینے بھی اس لمحہ مشکل ترین کام لگا پل بھر کو آئلہ کو لگا کہ کمرہ میں ہی آکسیجن کی کمی ہو گی ہو۔اس نے داؤد کے نائٹ ڈریس کے کالر پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی گویا چھوڑنے کی فریاد کی ہو جیسے۔مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا کیونکہ آئلہ کا چہرہ جب ٹکرایا تو داود اسے کے ملائم ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ کر گرفت مضبوط کر گیا جس سے اس کے فرار کی سب راہیں مسدود ہو گی تھی اور اب داؤد ابراہیم چھوڑنے کے لیے آمادہ بھی نظر نہیں آرہا تھا داؤد نے اس کے ہونٹوں کو آزاد نہیں کیا تھا بلکہ اس کے سر نیچے ہاتھ رکھ کر پیچھے کی طرف جھکتا ہوا اس پر پورا کا پورا چھا گیا تھا۔

اس کے لمس میں اتنی شدت تھی کہ آئلہ کو اپنی زندگی کا یہ آخری دن لگا تھا اس نے داؤد کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ مارنے شروع کر دیے تھے آئلہ کو لگا تھا وہ اس کی سانسیں تک کھینچ رہا ہے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں روانہ ہوئے تھے داؤد کو اس کی حالت پر شاید رحم آیا اور وہ اس کے ہونٹوں کو آزاد کر گیا تھا۔

اگر دو بار میری نفی کی تو اس سے بھی برا پیش آؤ گا۔۔۔۔اس کی گردن میں منہ چھپاتے ہوئے بولا تھا جبکہ ایک ہاتھ سے آئلہ کے بالوں کو سہلاتا اس کو نارمل کرنے میں مدد دے رہا تھا جبکہ وہ اپنی سانسوں کو بحال کرنے کی ناکام کوشش میں تھی جب اس کی بات سن کر اس کے دل کی ڈھڑکنوں کی رفتار مزید بڑھ گئ تھی اور اپنے کندھے پر پھر سے داؤد کی سانسیں محسوس ہوئی تو وہ نارمل ہونے کی بجائے اور حواس باختہ ہو گئی تھی۔

جس طرح طوفان سب بہہ لے جاتا و ایسے ہی آئلہ بھی ان لمحوں میں داؤد ابراہیم کے سنگ بہتی چلی گئی تھی۔

♤_______♤

اس کو داؤد کے روم میں چھوڑ کر آؤ.....دار جی نے امہ نور سے آئلہ کو کمرے میں لے جانے کا کہا تھا۔

امہ نور دار جی کی آواز پر چونکی تھی پھر آئلہ کو اندر کی طرف لے کر قدم بڑھا گئیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

یہ داؤد کا کمرہ ہے اب سے تمہارا بھی۔۔۔امہ نور (داود باجوہ کی ماں) انھوں نے اسے بیڈ پر بیٹھا کر کہا تھا اس کی حالت دیکھ کر وہ انداز لگا چکی تھی وہ اس کنڈیشن میں بالکل نہیں تھی کہ کسی قسم کے سوال جواب کیے جا سکے.

میں ملازما کو تمہاری چیزے دے کر بھیجتی تو آپ فریش ہو جاؤں۔۔۔۔تو وہ بولی تھیں

میں اس کمرے میں کیسے روک سکتی ہوں۔۔۔۔وہ جانے لگی تھی جب آئلہ نے اس قدر سرگوشی میں کہا تھا اگر وہ متوجہ نہ ہوتی تو ہر گز سن نہیں سکتی تھی۔

آئلہ بیٹا آپ یہاں کیوں نہیں روک سکتی۔۔۔وہ اس کو سوالیا نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

ج۔۔ی۔۔۔جی۔۔۔و۔۔ہ۔۔۔۔وہ میں۔۔۔الفاظ گویا مل ہی نہیں رہے تھے وہ ہکلتے ہوئے بولنے کے جتن کر رہی تھی شاید کچھ کہنا چاہتی تھی مگر آواز حلق سے باہر نہیں نکل رہی تھی ایسا لگتا تھا آنسوؤں کا پھندا حلق میں اٹک گیا ہو تو وہ چپ کر کے ہولے سے رخ پھیرے خود کو نارمل کرنے لگی تھی۔

آپ نے بتایا نہیں آپ کیوں نہیں روک سکتی۔۔۔۔اس کو چپ دیکھ کر پھر پوچھا تھا۔

پتا نہیں۔۔۔۔وہ بے اختیاری میں بولی اندر کس قدر شور مچ گیا تھا وہ اپنی کیفیات سی نجان بنتے ہوئے خود کو ریکس کرنے لگی تھی مگر جیسے کچھ ہاتھوں میں نہیں آرہا تھا سب رائیگاں ہی جا رہا تھا۔

کوئی پروبلم ہے تو آپ مجھے سے شئیر کر سکتی ہے۔۔۔۔انھوں نے نرم سے لہجے میں کہا تھا۔

نہیں۔۔۔اس نے نظریں اٹھا کر ان کی طرف دیکھا تھا امہ نور کو لمحہ بھر کے لیے اپنا دل کسی مٹھی میں دبو چا ہوا لگا تھا۔اس کا چہرہ انہیں کسی اپنے کی یاد دلا گیا تھا وہ چپ کر کے کمرے سے باہر نکل گئیں تھیں۔

♤__________♤

Posted On Kitab Nagri

امہ نور آئی تو ڈائنگ ہال میں کھانا ویسے ہی رکھا ہوا تھا۔سب کی شاید بھوک مر چکی تھی اتنی بڑی خبر کے بعد وہ سوچ کر رہ گئی تھی ملازما کو تمام چیزیں وہاں سے اٹھنے کے لیے کہتی اپنے روم کی طرف چلی آئی تھی۔

روم میں داخل ہوئی تو نظریں آفاق باجوہ پر گئی جو صوفہ کی پشت کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے شاید ان کے ہی منتظر لگ رہے تھے۔

روکا تھا میں نے اتنی آزادی مت دو بچوں کو۔۔۔۔انجام دیکھ لیا۔۔۔وہ خاموشی سے ان کو دیکھتے رہیں پھر ان کے سامنے آکر سرد لہجے میں میں گویا ہوئے تھے۔

تم نے ہمیشہ میری بات کو نظر انداز کر کے بیٹوں کی سنی۔۔۔۔۔آج جو کچھ ہوا اور آگے ہو گا اس کی ذمہ دار تم ہو گی۔جو پہلے ہی خود پریشان تھی اب ان کے اس طرح الزام لگ دینے پر خالی نظروں سے ان کو دیکھ رہی تھی۔

میری بہن اور میری بھانجی کو کچھ ہوا تو میں وہ کروں گا جو تم نے سوچ بھی نہیں ہو گا۔

ہمارے گھر میں اتنے عرصے بعد خوشیاں آئی تھی مگر سب پھر سے بکھر گیا۔۔میری بھانجی کا گھر بسنے سے پہلے ہی اجاڑ دیا تمہارے بیٹے نے اس کی خوشیاں دار وزے پر آنے سے پہلے ہی واپس لوٹ گئی۔۔۔صرف تمہارے اس بیٹے کے باعث ہوا۔۔۔تم نے ہی اس کو بہت چھوٹ دی تھی۔۔۔کبھی باز پرس نہیں کرنے دی۔۔۔اب دیکھ لو نتیجہ کیا نکلا۔۔۔انھوں نے امہ نور کو بازوں سے پکڑ اکر جھنجھوڑ تھا۔پھر ان کو چھوڑتے صوفہ پھر بیٹھ گئے تھے۔۔۔کافی ذہنی اذیت سے دوچار لگ رہے تھے۔جو بیٹے کو سمجھنے کی جگہ آج بھی اپنی بہین اور ان کی بچیوں کو ہی اہمیت دے رہے تھے شاید وہ بھول گئے تھے مہرو نسا میں ان کے اپنے بیٹے کی جان بستی تھی بچپن سے ہی تو وہ

Posted On Kitab Nagri

اس پر اپنے نام کی مور لگا کر پھیر رہا تھا لیکن آج کا یہ واقعہ ہر کسی کے ذہن میں داود باجوہ کو ہی قصور وار ٹھہر گیا تھا۔ ہو سکتا تھا کہانی کا کوئی اور بھی پہلو ہو مگر سب جیسے دوسرے پہلو کو دیکھنا ہی نہیں چاہتے تھے۔

مگر وہ ہر گز اس بات پر یقین نہیں کر سکی تھی کہ وہ ان کے بیٹے کی بیوی ہو سکتی ہے وہ ضرور اس گھر کی بہو آئلہ ہی تھی۔ مگر داود باجوہ سے وہ ہر گز اس رشتے سے منسلک نہیں ہو سکتی تھی انھیں اس بات کا یقین تھا مگر وہ آفاق باجوہ کو کس طرح سے یقین کرواتی کوئی ثبوت بھی تو نہیں تھا یہ سوچ کر اپنے جگہ کھڑے انہیں تکتے جا رہی تھی۔

♤۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔♤

اچانک کھولنے والی اس حقیقت کو نہ دل قبول کر رہا تھا نہ دماغ۔۔۔۔ وہ دل کی مرضی کے مطابق چلنے والوں میں سے تو نہیں تھی مگر پھر مسلسل ایک ہی بے چینی اس کو اندر سے توڑ پھوڑ رہی تھی وہ کیسے ایسا کر سکتا تھا۔ جب سے حقیقت اس کے سامنے آئی تھی وہ مسلسل اس کی سوچوں سے غافل ہونا چاہ رہی تھی۔ چار گھنٹے سے زیادہ وقت کمرے میں آئے ہو گیا تھا۔ باہر جا کر نہیں دیکھ سکی تھی اس کی ماں کی حالت کیسی ہے وہ اپنے طور پر اس صورتحال سے بچنے کی وسعی کرتی نظر آ رہی تھی۔ جبکہ کہ دماغ میں پھر سے داود باجوہ کی کہیں گئیں باتوں کی سرگوشیاں گونج رہی تھی۔

"یہ کیا لڑکوں والا ہو لیا بنایا ہوا ہے۔۔۔ کبھی مجھ پر بھی ترس کھایا کرو کہ مجھے بھی اس بات کا یقین ہو میں جس سے محبت کی وہ بھی ایک لڑکی ہی ہے" وہ کچن میں کھڑی تھی جانے وہ کب آیا تھا اس کی طرف گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"مہرو مجھے تمہارے ہاتھ بہت پسند ہے سب کے سامنے اس کے ہاتھوں کی پشت کو لبوں سے لگتا مسکراتا ہوا۔۔۔

"اس نے اس کی اس قدر بے بکی پر ناگواری سے گھورا تھا۔

وہ ابھی خیالوں میں ہی تھی کہ دروازے پر دستک نے باہر نکلا تھا حیدر نے آکر بتایا تھا ماما اس کو اپنے روم میں بولا رہی ہے وہ کتنی دیر ساکت سی کھڑی دروازے کو تکتی اس صورتحال کو سنبھال کے لیے خود کو جیسے تیار کرنا چاہ رہی تھی۔ اس کے باجوہ جیسے صورت حال اختیار سے باہر تھی سب کچھ اس کے ہاتھوں سے پھسل رہا تھا وہ بچنے کے جتن بھی کرتی تو شاید سب رائیگاں جانا تھا۔

تب ہی وہ ہولے ہولے قدم اٹھتی ماما کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔ ماما شاید موبائل پر پاپا کو ساری بات بتا کر واپسی آنے کا آگاہ کر رہی تھی۔ اس کو کمرے میں آتا دیکھ کر موبائل بند کر کے اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

آپ میری بہت پیاری اور سمجھدار بچی ہو۔۔۔۔انھوں نے اس کو پاس بیٹھ کر کہہ تھا۔

مہرو صورت حال تمہاری سامنے ہیں اور مجھے یقین ہیں تم اس کو صحیح سے سمجھنے کی اہلیت بھی رکھتی ہو۔۔۔

حالات اب بدلہ گئے ہیں یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا مگر دار جی اگر کہہ رہے ہیں وہ اس کی بیوی ہے تو وہ یقیناً غلط نہیں ہوگے۔۔۔۔وہ بولتے اچانک چپ ہو گئیں تھیں مہرو نے سر اوپر کر کے ان کی طرف دیکھا تھا ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی شاید اس وجہ سے وہ تھوڑی دیر کے لیے چپ ہوئی تھی۔ وہ سخت سے بیٹھی ان کو دیکھ رہی تھی۔

میرے بھی بہت خواب تھے ہر ماں کی طرح مجھے بھی تمہارے لیے داود کی پناہ گھا محفوظ لگتی تھی۔ میں تمہارا مستقبل اس کے ساتھ سیکیور دیکھتی تھی اس لیے میں نے یہ رشتہ جوڑا تھا تمہاری مرضی کے برعکس جا کر مگر

Posted On Kitab Nagri

شاید تقدیر کا فیصلہ تھا یہ یاداود نے یہ سب جان بوجھ کر کیا میں کچھ نہیں جانتی۔ مگر اب ہمیں یہاں روکنا نہیں ہے اس لیے تم تیاری کر لو ہمیں واپس جانا ہے۔

اس کی آنکھوں میں یکدم ہی آنسوؤں آگئے تھے دو تین ٹوٹ کر ماں کے ہاتھ پر بھی گر گئے تھے۔

ماما نے بہت ہولے سے اس کو اپنے ساتھ لگا لیا تھا اور کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی تھی۔۔۔

میں نے تمہیں ہمیشہ بہادری سے جینا سکھیا ہے میں نہیں چاہتی تم ان لمحوں میں کمزور پڑو۔۔اگر تم کمزور پڑی تو یقیناً یہ میری ہی ہار ہو گی مجھے دکھ ہے میری بچی میرا جذبات میں کیا ایک فیصلہ تمہارے لیا نقصان دے ثابت ہوا۔۔۔اپنے ساتھ لگائے وہ بول رہی تھی مہر و لب بھینچ کر رہ گئی تھی۔

اب ہمارا اس حال میں یہاں روکنا بے معنی ہے ہم صبح ہی یہ رشتہ ختم کر کے واپس چلے جائے گے مجھے تمہارے لیے ہر گز ایسا شخص قبول نہیں جو دو حصوں میں تقسیم ہو۔۔۔۔اس لیے تم تیاری کر لو ہمیں صبح ہی نکلنا ہے وہ اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ کر بولی تھی۔ان کی باتوں میں ایک مان تھا مہر و نسا خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرہ میں آگئی تھی۔

نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا دل نے شور مچایا اور وہ سوچ کر رہ گئی تھی ہمیشہ ساتھ رہنے کے قسم وعدے تو داود نے کھائے تھے اس نے تو کبھی کوئی عہد نہیں کیا تھا پھر اب ایسا کیا ہو گیا تھا وہ اگر چھوڑ بھی گیا تھا تو تکلیف اس کو کیوں ہو رہی تھی۔اپنے اندر اس کو ہر طرف اندھیرا پھیلتا لگا اور ہر چیز بکھری بکھری لگ رہی تھی لیکن لب جیسے خاموش ہو گئے تھے۔

آئلہ صبح اٹھی تو سامنے سے کمرہ میں ہلکی سی آتی روشنی سے ٹائم کا انداز لگایا تو فجر کی نماز کا وقت تھا۔۔۔وہ ہولے سے اٹھتی بیڈ سے نیچے پاوں کر کے اپنے سلیپر پہنے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

پھر اس نے روم کی لائٹ آن کی تو روم کو چاروں طرف سے دیکھا مگر وہ آج بھی موجود نہیں تھا وہ فریش ہونے کے لیے واش روم کی جانب بڑھ گئی۔

آئلہ نے فجر کی نماز ادا کر کے اپنے رب کے حضور کئی دیر آنسو بہائے ماما کی یاد آج پھر سے اس کو بہت آ رہی تھی دل بہت بے چین ہو رہا تھا وہ اتنے دنوں میں اپنے آپ کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی مگر آج پھر دل ماما کی یاد میں سلگ رہا تھا

مگر وہ جانتی تھی اس قید سے نکل نہیں سکتی یہاں کے لوگ تو ماں الفاظ سے بھی ناواقف لگتے تھے وہ جو بھی کر لتی اب یہاں سے رہائی تب ہی ممکن تھی جب داؤد ابراہیم کا دل اس سے بھر جاتا یا وہ اس پر ترس کھا لیتا۔۔۔

مگر وہ ترس کھانے والوں میں سے تو نہیں تھا اور وہ کیوں کھاتا اس پر ترس کہ وہ نکاح میں تھی اس کے اس لیے جس نکاح کی شاید اہمیت بھی داود ابراہیم کی نظروں میں صفر تھی۔ اب تو ایک ہی رہ تھی جو رہائی دلا سکتی تھی یہ اس کا دل بھر جاتا یہ وہ نئے چہرے کی تلاش میں اس کو چھوڑ دیتا یہ بھی تو ایک امید تھی جو وہ خود کو دے رہی تھی اس لیے وہ اب اپنی چپ کے ذریعے اس کی قید سے نکلنے کی راہیں تلاش کرنے لگی تھی مگر ہمیشہ وایسا نہیں ہوتا جیسا ہم سوچتے ہیں شاید وہ بھی ابھی اس بات سے نجان لگتی تھی

اندھیرے سے بہت ڈرتی تھی اپنے گھر میں کبھی اکیلے نہیں سوئی تھی یہاں گیارہ دن ورات اکیلے گزارتے تھے مگر ڈر اور خوف میں کمی ہونے کی بجائے مزید اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ دن تو اس کا روم میں تنہا ہی ڈراتے سلگتے اور رواتے

Posted On Kitab Nagri

گزار جاتا مگر رات کے کسی بھی پہر جب داؤد ابراہیم آجاتا تو پھر اس کی موجودگی میں جہاں اس کو ڈرانا چاہیے وہاں وہ چار راتوں سے مسلسل پر سکون نیند سو رہی تھی۔

آج پہلی دفعہ آئلہ کے دل نے بھی ایک بیٹ مس کی تھی داؤد ابراہیم کا نام سوچنے سے اور چہرے پر غصہ اور حیاہ کے کئی رنگ آکر ٹھہر گئے تھے۔رات کا منظر آنکھوں کے سامنے آتے ہی آئلہ کو لگا تھا اس کے دل و دماغ نے حرکت کرنا بند کر دیا ہے جب کے کانوں میں اس کی گھمبیر آواز میں کی گئی سرگوشی گونجی تو اس کا دل مدھم سا دھڑک تھا۔وہ خود بھی اپنی حالت سے نجان سمجھ نہیں پا رہی تھی۔اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا دل و دماغ کی اپنی جنگ سٹارٹ ہو گئیں تھیں لگتا تھا دل نے شاید داؤد ابراہیم کا ساتھ قبول کر لیا کئی دن اور کئی راتیں ایسے ہی گزارتی رہی دل داؤد ابراہیم کے آنے کا منتظر رہنے لگا اگرچہ وہ ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی مگر جانے کیوں داؤد ابراہیم کے سنگ گزارے لمحوں کی وجہ سے شاید وہ دل کے حکم پر منحرف نہیں ہو سکی مگر ہونٹوں پر لگا قفل قائم ہی رہا جہاں دل دغا دے رہا تھا وہی دماغ کافی وفادار ثابت ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر وہ لائٹ بند کر کے بیڈ پر آئی ہی تھی کہ تبھی روم کا لاک کھولا تو قدموں کی آواز نے اور پرفیم اور سگریٹ کی ملی جولی مہک نے آئلہ کو داؤد ابراہیم کے آنے کا پتا دیا تھا یہ ہی مہک اس کو سارا دن بھی اپنے ارد گرد پھیلی ہوئی محسوس ہوتی اس بندے کو وہ بن دیکھے ہی اس کی خوشبو کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں بھی آرام سے پہچان سکتی تھی۔

آنے والا شاید اندھیرے میں بھی چلنے کا کمال رکھتا تھا تبھی وہ آٹھ دن سے اس روم میں بنا کسی روشنی کی مدد سے آتا تھا اور بنا روشنی کے ہی غائب ہو جاتا تھا۔جب تک لائٹ چلتی وہ اس کمرہ کا رخ نہیں کرتا تھا خوش طبیعت نہیں

Posted On Kitab Nagri

تھا دوستی کی صفت بھی شاید نہیں رکھتا تھا چھیڑ چھاڑ بھی اس کی فطرت میں نہیں تھی بس سرد مزاجی اور ایک جنوں تھا لمحوں کو اپنی مٹھی میں قید کرنے کا ہنر تھا اس بات کا بھی فقط اندازہ ہی آئلہ لگا سکی تھی

مگر وہ اس کا مقصد سمجھنے سے یکسر نجان دیکھائی دے رہی تھی جبکہ وہ ڈرنے والوں میں سے تو نہیں لگا تھا پھر کیوں ایسے چور طریقہ سے آتا تھا بہت سرد مہری تھی داود ابراہیم کے اندر۔ مگر صدیوں کی دوریاں منٹوں میں سمنٹے کا ہنر بھی تھا آئلہ کی مرضی سے اس کو کوئی غرض نہیں تھی اس کو تو زبردستی جوڑا گیا تھا مگر کیوں؟ شاید اس کا جواب ابھی بھی آئلہ کو نہیں مل سکا تھا۔

ابس اتنا جانتی تھی گر آئلہ لائٹ نہ بند کرتی تو وہ پورے گھر کی لائٹ بند کروا دیتا جس کی وجہ سے آئلہ کے ساتھ سارے ملازم بھی اندھیرے میں ہی رات گزارتے۔ آئلہ اتنا تو جان چکی تھی کہ جس گھر میں اس کو رکھ گیا تھا وہاں داؤد ابراہیم اور اس کے ملازموں کے علاوہ کوئی اور نہیں رہتا شاید داؤد ابراہیم کا کوئی رشتہ نہیں تھا تبھی اسکو بھی پندرہ دن سے اسکے رشتوں سے محروم کرکے رکھا تھا۔ جو لوگ اس کو یہاں لے کر آئیں تھیں ان میں سے بھی کوئی اس کو یہاں نکاح کے بعد سے نظر نہیں آیا اماں جی بھی تو صرف نکاح کے پہلا دن ہی آئی تھی اب وہ بھی آئلہ کو کبھی کھانا دینے نہیں آئی اب ایک اور ملازما تھی جو تین ٹائم روم میں کھانا رکھنے تو آتی تھی۔ مگر اس کو اس بات سے کوئی غرض نہیں تھا کہ آئلہ نے کھانا کھایا ہے کہ نہیں وہ اپنا کام سے مطلب رکھتی اور وقت پر کر جاتی وہ ہی روم بھی روزانہ صاف کرواتی آئلہ بس خاموش نگاہوں سے دیکھتی رہتی۔

Posted On Kitab Nagri

داؤد ابراہیم چلتا ہوا سیدھا بیڈ کی طرف آیا آج بھی آکر اس کا دائیاں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا ساتھ ہی اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے تھے وہ سارے عمل واپس دھرے گئے تھے مگر آئلہ نے ذرا حرکت نہ کی تھی شاید وہ ان سب کی عادی ہو گئی تھی۔

کیسی ہو مسز داؤد ابراہیم۔۔۔کیسا گزار دن آج کا۔۔؟وہ ہی سوال آج پھر کیے گئے تھے۔ مگر آئلہ ہمشیہ کی طرح اپنی چپ برقرار رکھے ہوئے تھی اس کے جواب کا انتظار کیا بنا وہ خاموش اس کے پہلو میں لیٹ چکا تھا جب وہ تھوڑی دیر تک کچھ نہ بولا تو آئلہ نے بیڈ پر اس کے ہونے کے احساس کے لیے اپنا ہاتھ بڑھ کر چیک کرنے لگی تو اس کا نازک ہاتھ داؤد ابراہیم کے مضبوط ہاتھ میں آگیا تھا۔

یہاں پر ہی ہوں میں۔۔۔اس کا ہاتھ ہونٹوں سے لگا کر گھمبیر آواز میں بول رہا تھا۔

آئلہ نے اپنا ہاتھ واپس کھینچنا چاہا مگر دوسری طرف داؤد ابراہیم اس کے لیے تیار نہیں تھا وہ آئلہ کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ گیا تھا آئلہ ضبط کھوتی مجبور نا وایسے ہی بیٹھی رہی۔

پیاس کی وجہ آدھی رات کو داود کی آنکھ کھولی تو آئلہ کا سر اپنے کندھے پر پایا آئلہ کا ہاتھ ابھی بھی داؤد نے پکڑا ہوا تھا داؤد ابراہیم کے دل میں پہلی دفعہ خواہش جاگی کہ یہ لمحہ یہی ٹھہر جائے اور وہ اس کی قید میں تا عمر رہ جائے مگر پھر دوسرے ہی سیکنڈ وہ خود کو غصہ سے جھڑ اکتا اٹھا اور اس سے دور ہوتا جوتے پہن کر روم سے باہر نکلا تھا اسے خود پر شدید غصہ بھی آیا خود کو ڈانٹ کر وہ پانی پینے کے لیے کچن کی طرف بڑھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے روم کی طرف جاتے ہوئے اس یاد آیا تھا اس کا موبائل آئلہ کے روم میں رہ گیا تھا وہ واپس اس کے روم میں آیا تھا اندھیرے میں اس نے موبائل کی لائٹ چلائی تو داؤد ابراہیم کو اپنا دل آئلہ کے گلابی ہونٹوں کے پاس تل پر فدا ہوتا لگا کمزور لمحہ کی زد میں داؤد نے جھک کر پہلے اس کے تل کو ہاتھ سے چھو کر محسوس کیا پھر اس پر اپنا لمس چھوڑتا ہوا کی تیزی سے روم سے باہر نکل گیا تھا۔

♤_______♤

ماما نے جانے کی تیاری کر لی جب یہ خبر باجوہ ہاوس میں پھیلی تو وہاں کے میکان انہیں اس طرح بھیجنے کے لیے ہر گز تیار نہیں تھے۔مہرو کو جانے کیوں ڈر لگا رہا تھا اندر سارے خاموشی سی پھیل رہی تھی اس نے قدموں کی آواز پر سر آٹھ کر دیکھا تھا سامنے داود باجوہ آتا دیکھائی دیا تھا بلا ارادہ دونوں کی نظریں ملی تھی مہرو کی آنکھیں یکدم ہی پانیوں سے بھری تھی جبکہ داؤد باجوہ کا چہرہ بے حد سپاٹ تھا۔

تو کیا سوچا تم نے۔۔۔؟ بڑے ماموں آصف نے ماما سے پوچھا تھا مہرو بھی ان کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

ابھی بھی سوچنے کے لیے کچھ رہ گیا ہے۔۔۔ماما شاید غصہ اور غم کے ملے جولے تاثر کے ساتھ بولی تھی۔

کیا مطلب ہے۔۔۔؟ماموں سب جانتے ہوئے بھی شاید ان کے منہ سے سننا چاہ رہے تھے۔

کیا سوچوں۔۔۔؟ سوچنے کے لیے کچھ بچا ہے ابھی۔۔۔۔؟ ماما نے داؤد کے ساتھ بیٹھی آئلہ کو دیکھ کر کہا تھا سب کی نظریں غیر متوقع اس کی جانب گئی تھی مگر وہ شاید ماحول کا حصہ ہی نہیں بنا چاہ رہی تھی اس لیے نظریں جھکائے بیٹھی تھی کیونکہ دار جی کے حکم پر وہ مجبور نا نور کے ساتھ وہاں آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی اب یہ رشتہ ختم ہے!!اور ہمارا ابھی یہاں روکنے کا کوئی جوز نہیں ہے۔۔۔انھوں نے نظریں پھر کر اپنی بات مکمل کی تھی۔

کیسی باتیں کر رہی ہوں تم؟اب کی بار گویا نانو کی آواز آئی تھی۔

وہی جو آپ سن رہی ہے۔۔۔؟ ماما نے سرد مہر لہجہ میں کہا تھا انھوں نے شاید پہلی دفعہ زندگی میں اس طرح اپنی ماں سے بات کی تھی چہرے پر ملائمت بھی تھی جبکہ خایجہ بیگم (نانو) بیٹی کو دیکھ کر رہ گئی تھی۔

یہ رشتہ میں کبھی ختم نہیں ہونے دوگا۔۔۔آفاق باجوہ بہن کا ہاتھ تھام بولے تھے جسے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی جھڑک گئی تھی۔

تمہیں لگتا ہے اب ایسا کچھ ہو سکتا میں کبھی بھی اپنی بیٹی کے لیے دو حصوں میں بانٹ ہوا شخص چاہو گی؟۔۔۔وہ سخت لہجہ میں بولی تھی جب کہ آفاق باجوہ لب بھینچ گئے تھے۔

زندگی کا کوئی کھیل بھی ہو سکتا ہے اکثر وایسا نہیں ہوتا جیسے ہمیں دیکھائی دیتا ہے۔۔۔امہ نور بہت ہمت اکھٹی کر کے بولی تھی۔

زندگی کو الزام دینا بند کر وو ایسے بھی زندگی کو الزام دینے والے بزدل ہوتے ہیں اور میں اب ان باتوں کے سہارے اپنی بیٹی کا مستقبل داؤ پر نہیں لگا سکتی۔۔۔ان کا لہجہ یکدم ہی کڑوا ہو گیا تھا مہر وماں کو دیکھ رہی تھی جس نے زندگی میں کبھی کسی پرائے سے برے لہجے میں بات نہیں کی تھی وہ آج اپنے خون کے رشتوں سے بغاوت کر رہی تھی بیٹی کی خاطر۔

بس۔۔۔!!!دار جی اپنی پر وقار جلال کے ساتھ دبی آواز میں غرائے تھے۔ماما یکدم ہی چپ کر گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

یہ فیصلہ بھی میرا تھا یہ رشتہ بھی میری مرضی سے جڑا تھا اس گھر میں آج بھی میرا حکم ہی چلے گا۔اور میں مہرونسا اور داؤد کے معاملے میں قطعا کسی کو بولنے کی اجازت نہیں دو گا۔سب ایک ضبط خاموش بیٹھے تھے ہال میں صرف دار جی کی آواز گونج رہی تھی۔

ایک بیٹی کی ماں ہو میں دار جی کسی کے کیے کی۔۔۔۔میں اپنی بیٹی کو اتنی بھیانک سزا ہر گز نہیں ملنے دو گی۔۔۔۔ماما آج پہلی دفعہ زندگی میں دار جی کے فیصلے کی نفی کرتی نظر آئی تھی۔

کوئی سزا نہیں مل گی تمہاری بیٹی کو۔۔۔مہرونسا سے ہمارا بھی رشتہ ہے۔

آپ کو لگتا ہے آپ ایسا کر کے حق پر ہو گے۔۔انھوں نے افسوس بھری نگاہوں سے دار جی سے ہی سوال کر ڈال تھا۔

ہوں۔۔۔جواب فقط ایک الفاظ میں آیا تھا۔

نہیں دار جی۔۔۔!!!

میری بیٹی کے حصہ کی خوشیاں وہ پہلے ہی کسی اور کی جھولی میں ڈال چکا ہے میں وہ خوشیاں واپس چھیننے کی ہر گز روا دار نہیں۔۔۔۔ہمارا اب اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے میں زبردستی کی ہر گز قائل نہیں ہوں۔ایک زبردستی کیے فیصلے کا خمیازہ ہم اٹھارہ سال پہلے بھی بھگت چکے ہیں اب نہیں۔۔۔وہ ایک سانس میں جیسے سب کہتی گئی تھی جبکہ باقی کے سب نقوش وہی ساکت سے بیٹھے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی داؤد باجوہ یکدم اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور اپنا بھاری ہاتھ آئلہ کے آگے پھلا کر اس کی پیش قدمی کا منتظر نظر آنے لگا تھا۔مہرونسا بت بنی یہ سب دیکھ رہی تھی لمحے بھر کے لیے مہرو کو دنیا ہی گھومتی لگی تھی۔آئلہ نے ہاتھ نہیں آگے کیا تھا داؤد باجوہ نے گویا خود اس کا نازک سا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا اور اپنے ساتھ اکھڑ کر گیا تھا انداز بہت خیال کرنے والا تھا وہ آئلہ کے لیے کافی فکر مند دکھائی دے رہا تھا دکھائی دینا بھی بنتا تھا وہ اس کے بچے کی ماں بنے والی تھی اس لیے ایسے ماحول سے اس کو دور کرنے کے لیے وہاں سے اٹھاتا اس کو ساتھ لیے چلتا روم کی جانب بڑھ گیا تھا آئلہ نے بھی اس کے ہمراہ قدم آگے بڑھ دیئے تھے جب وہ چپ چاپ وہاں بیٹھی اس کو جاتا دیکھ رہی تھی۔کہاں اب شک شبے کی گنجائش نکلتی تھی سب کچھ صاف نظر آرہا تھا سب منظر ڈھل چکے تھے جیسی لڑکی وہ مہرونسا میں تلاش کرتا تھا ویسی لڑکی ہی تو آئلہ لگتی تھی دل دماغ میں دماغ نے صاف کہہ دیا تھا اب بھروسے کی گنجائش نہیں نکلتی وہ خوش تھا شاید مطمئن بھی تھا اپنے آنے والے بچے کے لیے فکر مند بھی دکھائی دے رہا تھا تو یہ تھا داؤد باجوہ کا قرار واحد فقط مہرو بس سوچ کر رہ گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

♤_________♤

دادو باجوہ کو احساس تھا کہ دوسروں کی خوشی کے لیے اکثر اپنی خوشیوں کی قربان دینی پڑتی ہے اور کبھی کبھی ایسا کرنے سے انسان اندر سے ٹوٹ بکھر جاتا ہے جبکہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی اور بندہ اندر ہی اندر مر کے دفن بھی ہو جاتا ہے دار جی نے بھی کچھ ایسا ہی کیا تھا آئلہ کو گھر لا کر۔آئلہ کا انکار اس کے لیے اب ناممکن تھا اس کی پہلی ترجیح آئلہ تھی وہ ماں بنے والی تھی وہ کیسے انکار کر سکتا تھا وہ چپ چاپ سر جھکا گیا تھا سر جھکانا اب ایک

Posted On Kitab Nagri

لازمی جز و لگ تھا کیونکہ وہ سب کچھ کر سکتا تھا بٹ جس ایک رشتے سے آئلہ منسلک تھی وہ اسکی نفی ہر گز نہیں کر سکتا تھا وہ چپ چاپ کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔ کمرے سے نکلتے ہی سامنا آفاق باجوہ سے ہو گیا تھا۔

وہ باپ کو سامنے سے آتا دیکھ کر اپنی جگہ کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ اس کے لیے نگاہوں میں خفگی لیے ہوئے تھے قدرے اجنبی لگ رہے تھے اس سے مکمل طور پر غافل دکھائی دے رہے تھے۔ اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہ رہے تھے داود نے مضبوط جسامت کے باپ کو دیکھا تھا وہ بھی بالکل اپنے باپ جیسا تھا لمبا چوڑا قد و کاٹ بھی ویسا ہی تھا۔ بس دونوں کی فطرت تھوڑی مختلف تھی آفاق باجوہ جہاں رشتوں کو لیے کر جذباتی تھے وہی پر داؤد باجوہ رشتوں کو لے کر کبھی کمزور نہیں پڑا تھا ہر رشتے کو اس کی اہمیت دیتا اور نبھاتا بھی تھا۔

اس نے باپ کے چہرے کو بغور دیکھا تھا۔ پھر آگے ہو کر ان کے مظبوط ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا اور آنکھوں سے لگا کر بوسا دیا تھا انداز میں احترام تھا۔ مگر آفاق باجوہ اس کی جانب متوجہ نہیں ہوئے تھے۔

مجھے یقین ہیں۔۔۔ آپ میری پوزیشن کو سمجھے گے۔ باپ کے دونوں ہاتھوں کو تھامے ہوئے وہ زبردستی مسکراتا ہوا بولا تھا۔ آفاق باجوہ نے ہولے سے گردان موڑ کر اسکی جانب دیکھا تھا پھر بہت مدھم لہجہ میں گویا ہوئے تھے

اور مجھے یقین نہیں آ رہا تم نے مہرونسا کے ساتھ ایسا کیا۔۔۔؟ آگے سے کوئی دو حرف تسلی کی جگہ سوال آیا تھا۔

داد و باجوہ نے باپ کو دیکھا تھا۔

آپکو لگتا ہے پاپا میں ایسا کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔؟ لہجہ قرب سے دوچار تھا۔

مجھے لگتا نہیں ہے تم کر چکے ہو۔۔۔۔ سرد لہجہ میں کہتے رخ پھیر گئے تھے۔ تبھی وہ تھوڑی دیر بعد بولا۔

Posted On Kitab Nagri

شاید آپ کو انداز نہیں پاپا آپ نے کیا کہا ہے مجھے لگتا تھا میں کچھ بھی کر لو حالات جیسے بھی ہو آپ ہمیشہ میرے ساتھ ہوگے مگر نہیں میں شاید غلط تھا شاید میری طرف سے ہی کوئی کوتاہی ہوئی ہوگی جو آپ کا یقین نہیں جیت سکا۔۔۔۔۔۔۔وہ مدھم لہجہ میں بہت کچھ کہتا پلٹا اور مظبوط قدموں سے چلتا باہر کی طرف نکل گیا تھا۔آفاق باجوہ بیٹے کو تکتے رہ گئے تھے۔

♤۔۔۔۔۔۔۔۔♤

عجب زندگی نے موڑ لے لیا تھا سب کچھ بدل کر رکھ دیا تھا دل نے ایسی تبدیلی کے بعد عجیب سی چپ سادلی تھی سارا بدن کانچ کی مانند لگنے لگا تھا۔ایسا کانچ جس کو ہوا کا ایک تیز جھونکا چھو کر بھی گزار تا تو کئی خراشیاں پورے جسم میں آجاتی عقل جہاں ایک کونے میں دب کر بیٹھ گی تھی وہی پر ذہن اس چیز کو قبول نہیں کر رہا تھا
اس کی زندگی بدل گئی تھی زندگی کے معائنے بدل گئے تھے وہ حیران تھی وہ پل میں کیا سے کیا ہوگئی تھی۔وقت نے بنا مہلت دیئے اس کے حوالے ہی بدل ڈالے تھے وہ نئے رشتوں میں آکر کھڑی ہوگئی تھی کسی کی بہو،کسی کی بیوی،کسی کی بھابی اور اب کسی کی ماں بھی بن جانا تھا ان سب کے باوجود وہ خود کو بہت تنہاہ سا محسوس کر رہی تھی کیونکہ سب غیر نئے لوگ تھے کوئی اپنا ہم راز اور دوست نہیں تھا ان غیر لوگوں میں وہ کتنی مشکل میں کھڑی تھی سب کی غیر نگاہوں میں اپنے لیے سوال کتنے تھے۔ان سوالوں میں شاید وہ اپنی بھی پہچان چاہ رہی تھی ان لوگوں سے مگر ہر جانب ایک خاموشی تھی کہیں سے کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔کہیں سے کوئی آواز آتی سنائی نہیں دے رہی تھی۔وقت نے کیسا سکہ چلا تھا اس کو اپنے سگے رشتوں سے دور کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ماما بہت دور ہو گئی تھی انھیں نکاح کا پتا چلا گیا تھا ماما سمجھ رہی تھی وہ اپنی پسند سے نکاح کر چکی ہے ماما نے کوئی سوال نہیں کیا بس اپنا گھر بسنے کا کہہ کر واپس بھیج دیا تھا سب بے حس ہو گئے تھے اس کو بھی تنہا چھوڑ دیا تھا شاید بے حس ہونے کے لیے۔۔۔اور وہ تھی کہ اس بے رحم زمانے کے قدموں میں پڑی تھی اس کے خلاف کوئی مزاحمت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

حویلی بھی چھوٹی لگتی ہو گی داؤد ابراہیم کے گھر کے سامنے۔۔۔ کتنی اونچی عمارا تیں تھی اسکی، لگتا تھا بڑی فرصت اور اہتمام سے اس دلکش گھر کو سجایا گیا تھا۔ان گنت نوکر تھے اگر وہ گنتی بھی تو دو تین گھنٹے کا مشغلہ ضرور تھا۔وہ تو سب ایک دفعہ اس کمرے سے باہر آئی تھی جہاں داود باجوہ اس کو چھوڑ گیا تھا۔وہ کمرہ ہی اس قدر بڑا تھا کہ اس کو باہر کی دنیا میں نکلنے کی ضرورت ہی نہیں محسوس ہوئی تھی۔وہ تو یہ بھی جاننے کی خواہش مند نہیں تھی کہ پورا گھر کتنا بڑا ہو گا۔ جس قدر بڑا تھا اس میں نفوس کی تعداد صفر تھی۔

جبکہ دوسری طرف باجوہ ہاوس میں ہر طرف چہل پہل نظر آتی مگر یہاں تو کوئی تھا ہی نہیں گھر کے فراد کے نام پر وہ ایک تھی وہ مہمان تھی یا تا عمر رہنا تھا یہ تو وہ بھی نہیں جانتی تھی۔

اپنے گھر میں ہوش سنبھالتے ہی اس نے صرف اپنی ماں کو دیکھا تھا باپ کا تو شاید نام بھی صیحح سے معلوم نہیں ہو سکا تھا۔ماموں نے ہی اس کی پرورش کی تھی ہر خواہش منہ پر آنے سے پہلے ہی پوری کر دی جاتی تھی۔

ماموں کے گھر میں ہر آسائش تھی ساتھ میں اپنا پن بھی تھا جبکہ یہاں پر وہ اندر ہی اندر سے ٹوٹ اور بکھر رہی تھی۔داود ابراہیم جیسا جیون ساتھی اس کی قسمت میں لکھا ہو گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔اس نے تو

Posted On Kitab Nagri

اب تک جیون ساتھی کے متعلق سوچا بھی نہیں تھا وہ عام سی لڑکیوں کی طرح تھی عام سی لڑکیوں جیسے خواب بھی تھے وہ اب تک تو ان خوابوں میں جی رہی تھی ان عام سے خوابوں میں داود ابراہیم کا وجود کا ہی بھی نہیں تھا۔ وہ تو کسی اور ہی دنیا کا تھا اس کی دنیا سے کیسے آکر جڑ گیا تھا وہ نہیں جانتی تھی بہت سے راز تھے بہت سی باتیں تھی ان باتوں کے بہت پہلو نکلتے تھے بہت لڑیاں آپس میں ملتی نظر آرہی تھی مگر وہ آنکھیں میچیں ان سب سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی اس حویلی جیسے گھر میں اس کی پوزیشن داود ابراہیم کی وجہ سے بہت مظبوط تھی پھر کیا ہوا تھا اس کو۔۔۔کیوں ذہین قبول نہیں کر پا رہا تھا؟ کیوں دل داود ابراہیم کے نام سے مان نہیں رہا تھا؟

نہ اس ماحول کو نہ ان سب رشتوں کو۔۔۔جبکہ اب وہ نئے عہدے پر فائز ہونے جا رہی تھی داود ابراہیم کی بیوی سے اس کے بچے کی ماں بنے کا سفر طے کر رہی تھی مگر اس کے اندر ایک گھٹن تھی ایک مہنے سے زائد عرصہ یہاں آئے ہو چکا تھا جبکہ اس کو اپنا وجود کسی پنجرے کی قید میں لگا تھا وہ یہاں سے رہائی چاہتی تھی مگر اس کے پر جیسے کاٹ کر رکھ دیئے تھے اسے ہر چیز سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی اسے کے اندر تک وحشت بھر گئی تھی۔

جبکہ امہ نور اس کا بہت خیال رکھتی وہ زیادہ تر وقت اس کے پاس گزارتی وہ چاہتی تھی وہ داود ابراہیم کے گھر کے طور طریقے سیکھ لے۔۔۔اس کے آنے تک اس کے رنگ روپ میں ڈھل جائے۔۔۔اس کے گھر کو سنبھال لے۔۔۔کیونکہ اب سب اس ہی کا تو تھا۔۔۔۔وہ کہتی تھی آئلہ داؤد ابراہیم کے لیے بہت انمول ہے مگر وہ خاموش لب بھینچ کر ان کی باتیں سنتی رہتی جیسے ان باتوں سے اس کو کوئی سروکار نہ تھا۔۔۔۔جیسے وہ حقیت سے ناواقف تھی۔

Posted On Kitab Nagri

♤۔۔۔۔۔۔۔۔♤

سنو تمہارا نام کیا ہے؟آئلہ نے ناشتہ دینے آنے والی لڑکی سے پوچھا تھا۔

وہ میں وہ۔۔۔۔لڑکی گھبراہٹ میں کچھ نہ بولا سکی تھی۔

آئلہ اسکو آرام سے بیٹھی پہلے تو دیکھی جا رہی تھی پھر کچھ دیر رک کر بولی تھی۔

تم یہاں اپنی خوشی سے آئی ہو یہ تمہیں بھی زبردستی لایا گیا ہے؟لڑکی آئلہ کے اس طرح کے سوالات پر اس کا منہ تکنے لگا گئی تھی پر کچھ بولی نہ تھی خاموشی سے کانپتے ہاتھوں سے جلد جلد ناشتہ لگا کر وہاں سے نکل گی تھی۔

آئلہ نے صرف جوس پیا تھا اور پھر ناشتہ چھوڑ کر اٹھ گئی تھی۔

کھڑی کے پردے سائیڈ پر کر کے وہ اپنے اندر کی بے چینی کو ختم کرنے کے لیے باہر کی روشنی میں سکون تلاش کرنے لگی تھی۔

یہ سزا کب ختم ہونی ہے میں کب یہاں سے نکلو گی کب دوبارہ ماما کی گود میں سر رکھ کر سو سکو گی فقط وہ سوچ کر رہ گئی تھی۔

آج کل اس کے اندر کی بے چینی پھر سے بڑھنے لگ گئی تھی ایسا لگتا تھا جیسے اس کی بہت قمیتی شے اس سے کھو گئی ہے مگر وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی یہ احساس کیوں ہو رہا ہے یہ بے چینی اس قید کی وجہ سے ہے یہ پھر کوئی اور ہی وجہ بنے والی تھی اب پھر اس کی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کافی دیر تک ایسے ہی کھڑی رہی پھر واپس آکر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔دن یوہی ڈھل گیا تھا وہ لڑکی پھر روم میں کئی بار آئی مگر آئلہ خاموشی سے اسکو دیکھتی رہی پر کچھ بولی نہیں وہ لڑکی اپنے مطلب کا کام کر کے واپس چلی گی تھی۔

آئلہ بیڈ کرؤان سے ٹک کر بیٹھی اپنے ہی خیالوں میں گم تھی کس قدر الجھن کا شکار ہو رہی تھی ماحول میں کتنا سوکت تھا اگر ایک سوئی بھی گرتی تو چاروں طرف شور مچ جاتا تھا۔اس سوکت ماحول کو یکدم ہی دروازہ لاک ہونے کی آواز نے توڑا تھا خوماشی اس قدر تھی کہ دروازہ کھلنے کی ہلکی سی آواز بھی سکوت کو توڑتی چلی گئی تھی۔ ہلکی پھلکی مہک نے اس کو اپنے حصار میں لیا تھا کتنی مانوس سی مہک تھی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی لمحہ بھر کے لیے ترچھی نگاہ اس پر ڈال گئی تھی۔

داؤد ابراہیم آج غیر ارادی طور پر اس کمرے کی طرف رخ کر آیا تھا کچھ نہیں بولا کوئی عمل پیروا نہیں ہوا تھا اس نے چپ کر کے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر موبائل اور اپنی گھڑی اتار کر رکھی تھی کوٹ بھی اتار کر وہی سے کھڑے نے صوفہ کی طرف اچھال دیا تھا انداز کس قدر جارحانہ تھا اس خود ساختہ تنہائی میں کسی بات کا شاید ردعمل تھا مگر کیا؟وہ نہیں جان پارہی تھی۔

وہ جوتے اتارتا اس کے برابر بیڈ پر ڈھیر ہو گیا تھا آئلہ مدھم سے اندھیرے میں اسکی ساری کاروائی دیکھ اور محسوس کر رہی تھی داؤد ابراہیم کی شکل تو اب تک آئلہ کو دیکھنا نصیب نہیں ہوئی تھی بس محسوس کیا اور اندازلگایا کہ وہ وجیہہ اور خوش شکل وصورت کا مالک ہے

۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آئلہ کو یہ تو انداز تھا کہ داؤد ابراہیم آج باہر سے سیدھا اس کے روم میں ہی آیا تھا ورنہ وہ پہلے جب بھی یہاں کا رخ کرتا نائٹ ڈریس میں ملبوس ہوتا وہ اس کی پرواہ کئے بغیر بغور اس کی جانب دیکھ رہی تھی مگر وہ نہیں دیکھ رہا تھا وہ بالکل غافل دکھائی دے رہا تھا جیسے اس کا ہونا بے معنی تھا۔

مگر آج وہ پہلی دفعہ ایسے کپڑوں میں آیا تھا۔ کیسی آمد ہوئی تھی کیا حقیقت تھی اس لمحے کی۔۔۔آئلہ کو کوئی خبر نہیں ہو رہی تھی وہ سرد مہری لیے نگاہوں میں بس دیکھے جا رہی تھی۔

داؤد ابراہیم کے سر میں شاید درد تھا تب ہی وہ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں سے اس کو دبا رہا تھا۔ کمرے میں پھر سے وہی سکوت تھا آئلہ اپنی سوچوں میں ہی گم تھی کہ روم میں اچانک سے داوود ابراہیم کا موبائل بجنے لگا تھا اور ساتھ ہی موبائل کی روشنی نے آئلہ کو داوود ابراہیم کے چہرے کی ایک جھلک دیکھائی تھی

وہ کتنا پروقار اور دلکش شخصیت تھی آئلہ کی سوچ سے بھی زیادہ رعب دار تھا

اتنی دیر میں داؤد اٹھ کر سیدھا ہوتا فون ریسیو کر کے کان سے لگا چکا تھا۔

واٹ آربش ذرا سا کام تم لوگوں سے نہیں ہوتا۔۔۔۔وہ بولا تھا فون کرنے والا کچھ بتا رہا تھا داؤد ابراہیم اپنے دائیں ہاتھ سے سر پر دباؤ ڈالتا غصے پر ناکام قابو کر رہا تھا انداز سب کچھ تہس نہس کر دینے والا تھا۔

فون کرنے والا پھر کچھ بولنے کی کوشش میں تھا مگر داؤد اس کی بات کاٹ کر سرد آواز میں بولا تھا۔

تمہیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب میں خود ہینڈل کر لوگا۔۔۔۔کہتا سختی سے فون بند کر گیا تھا۔

داؤد ابراہیم جانے کے لیے اپنی چیزے اٹھاتا کھڑا ہونے لگا تو اپنے کندھے پر نازک ہاتھ کا دباؤ محسوس ہوا تھا خاموشی میں کی جانے والی پیش قدمی کو وہ رد نہیں کر سکا واپس اپنی جگہ پر لیٹ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آئلہ نے خاموشی سے سب سوچوں کو پڑے ڈھکیال اور اپنے تھکے ماندے وجود کی پشت کو بیڈ کروان پر ٹکایا جیسے برسوں کی تھکی تھی اور اپنا نازک ہاتھ بڑھا کر داؤد ابراہیم کے سر پر رکھا اور سر دبانا شروع کر دیا تھا۔

آئلہ جتنی مرضی کسی سے ناراض اور غصہ ہوتی مگر وہ کسی اور کو درد میں نہیں دیکھ سکتی تھی اب بھی یہی ہوا تھا وہ ان لوگوں کی طرح سخت دل نہیں تھی شاید اس لیے وہ داؤد کو یوں تکلیف میں دیکھ کر رہ نہ سکی اور ہاتھ بڑھ کر جانے سے روک لیا تھا۔ داؤد نے اس کے نازک ہاتھ کا لمس پایا تو آنکھیں موندلی جبکہ داؤد ابراہیم کا چہرا بے تاثر تھا۔

جاری ہے۔۔۔۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595